An Najihun
INSTITUTE

شَرحُ
الآدَابِ العَشَرَة

تألِيفُ: فَضِيلَةُ الشَيخِ صَالِحِ العُصَيمِي

شَارِحُ: أُستَاذ عَبدُالوَهَاب سَلِيمُ

تَلخِيصُ: أُمُّ خَدِيجَة

النا جحون انسٹیٹیوٹ

فہرست مضامین

پہلا مقدمہ 3
دوسرا مقدمہ 4
پہلا ادب 7
دوسرا ادب 10
تیسرا ادب 14
چوتھا ادب 17
پانچواں ادب 19
چھٹا ادب 21
ساتواں ادب 23
آٹھواں ادب 25
نواں ادب 27
دسواں ادب 29

پہلا مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین، محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔ اما بعد:

کتاب الآداب العشرۃ، شیخ صالح بن عبد اللہ العصیمی حفظہ اللہ کی نہایت مختصر، جامع اور بلیغ تالیف ہے جسے علمی اصطلاح میں رسالہ کہا جاتا ہے، جس میں اسلامی زندگی کے اہم آداب کو مختصر اور مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

شیخِ محترم استاذ عبد الوہاب سلیم حفظہ اللہ نے الناجحون انسٹیٹیوٹ کے تحت اس کتاب کی شرح بہت سہل اور شاندار انداز میں کی، جس سے اس کے مفاہیم نکھر کر سامنے آئے۔ میں نے اس علمی و تربیتی سلسلے کو کتابی صورت دینے کی کوشش کی ہے، تاکہ یہ فائدہ عام ہو اور طلبہ، اساتذہ، اور ہر مسلمان کے لیے آدابِ اسلامی کا ایک روشن رہنما بنے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور اسے ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔
آمین یارب العالمین۔

کتبہ
ام خدیجہ

دوسرا مقدمہ

تعارف رسالہ:

"الآداب العشرة" بنیادی اسلامی آداب پر مشتمل ایک مختصر اور جامع رسالہ ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، اس میں دس آداب ذکر کیے گئے ہیں جو ایک مسلمان کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہونے چاہییں۔ چونکہ یہ کتاب نہیں بلکہ مختصر رسالہ ہے، چنانچہ اس میں طوالت سے گریز کرتے ہوئے سادہ، واضح اور جامع انداز میں آداب بیان کیے گئے ہیں۔ اس رسالے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان آداب کو سیکھے، اپنی زندگی میں ان کو اختیار کرے، اور اگر پہلے سے جانتا ہو تو ان کی یاددہانی ہو جائے۔ یہ رسالہ تذکیر کے طور پر مرتب کیا گیا ہے تاکہ نافع علم حاصل ہو اور عملِ صالح کی بنیاد رکھی جا سکے۔

مصنف کا تعارف:

اس رسالے کے مؤلف شیخ صالح بن عبد الله العصيمي حفظه الله ہیں، جن کا تعلق ریاض، سعودی عرب سے ہے۔ آپ نے کم عمری ہی میں علم حاصل کرنا شروع کیا اور سعودی عرب کے روایتی نظامِ تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد، سلفِ صالحین اور قدیم محدثین کے طرز پر علم کے حصول کے لیے طویل اور وسیع اسفار کیے۔ شیخ نے نہ صرف سعودی عرب کے مختلف شہروں کا سفر کیا بلکہ مصر، عراق، ایران، پاکستان، امارات، اردن، کویت، شام، یمن، قطر، سوڈان، جزائر، تیونس اور دیگر ممالک میں جا کر وہاں کے جلیل القدر محدثین و علماء سے براہِ راست علم حاصل کیا۔ آپ نے محض اجازات پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے مشائخ کی صحبت میں وقت گزارا، سوالات کیے، کتابیں ان سے پڑھیں، اور باقاعدہ قراءت کا اہتمام کیا۔ آپ نے جامعہ ام القریٰ سے ایم فل کیا، پھر جامعہ امام ریاض کے کلیۃ الشریعہ سے ڈاکٹریٹ مکمل کی۔

شیخ کے نمایاں مشائخ:

شیخ صالح العصیمی نے کئی جلیل القدر علماء سے استفادہ کیا، جن میں نمایاں نام درج ذیل ہیں:

- شیخ عبد العزیز بن باز
- شیخ محمد بن صالح العثیمین
- شیخ عبد اللہ بن جبرین
- شیخ عبد المحسن العباد
- شیخ حماد الانصاری
- شیخ صالح الفوزان
- شیخ ناصر الدین الألبانی
- شیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید

علمی خدمات اور تدریسی سلسلہ :

شیخ حفظہ اللہ نے تدریس اور دعوت کے میدان میں وسیع خدمات انجام دی ہیں:

- سعودی عرب کی وزارتِ اسلامی امور میں مشیر مقرر ہوئے۔
- ریاض کی ایئر فورس مسجد میں خطیب کے طور پر ذمہ داریاں نبھائیں۔
- ہیئۃ کبار العلماء کے رکن بھی رہے، تاہم بعد ازاں مصروفیات کے باعث اس سے الگ ہو گئے۔
- مسجد حرام، مسجد نبوی اور سعودی عرب کے کئی اہم مقامات پر دروس دیے۔

آپ نے کئی علمی پروگراموں کا آغاز کیا، جن میں نمایاں یہ ہیں :

- مہمات العلم: ۷ سے ۸ دن پر مشتمل پروگرام جس میں مختلف علوم کے بنیادی متون کا درس دیا جاتا ہے۔
- أصول العلم
- درس الواحد
- حمد العلم

تدریسی انداز :

شیخ کا اندازِ تدریس نہایت جامع ہے۔ آپ:

- ہر باب یا مسئلے کی مختصر اور جامع الفاظ میں شرح کرتے ہیں جس سے متن واضح ہو جاتا ہے۔
- اصطلاحات کی تعریفات اور ان کا مفہوم آسان انداز میں سمجھاتے ہیں۔
- فوائد اور حکمتیں بیان کرتے ہیں۔

تصانیف و شروح :

شیخ کی تصانیف کی تعداد کثیر ہے۔ آپ نے متعدد کتب پر تعلیقات اور شروح کی ہیں، جنہیں آپ کے شاگرد صوتی صورت میں محفوظ کرتے ہیں، اور بعد ازاں ان کو تحریری شکل میں مرتب کیا جاتا ہے۔ شیخ نے اس رسالے "الآداب العشرۃ" کی شرح متعدد بار کی ہے۔

کتاب کا تعارف:

اس کتاب کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیا گیا ہے۔ یہی طریقہ علماء کا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ بھی اپنے خطوط کا آغاز بسم اللہ سے فرمایا کرتے تھے۔

اعلم هداني الله وإيّاك لأحسن الأخلاق

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور بہترین آداب کی طرف رہنمائی فرمائے۔

آداب کی تعریف :

آداب "دراصل " اَدب "کی جمع ہے۔ شریعت اور عرف میں وہ باتیں جو قابلِ تحسین ہوں، وہ آداب کہلاتی ہیں۔ حقیقت میں ان میں خیر اور خوبی شامل ہوتی ہے۔ جب شرعی ہدایت اور سماجی اقدار (عرف) دونوں جمع ہو جائیں تو وہ آداب اور زیادہ مکمل ہو جاتے ہیں — گویا "سونے پر سہاگہ "۔

مغربی دنیا میں آداب کے لیے "پروٹوکول" اور "ایتھکس" جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

آداب سیکھنے کی ضرورت :

1. شرعاً:

آداب سیکھنا شرعی طور پر مطلوب ہے۔

2. معاشرتی پہلو سے:

ایک مسلمان چونکہ معاشرے کا فرد ہوتا ہے، اس لیے اچھا مسلمان بننے کے لیے آداب سیکھنا ضروری ہے کیونکہ اچھا مسلمان خیر پھیلانے والا ہوتا ہے۔

الأول: إذا لقيت مسلمًا فسلّم عليه، قائلا: (السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وإن سلم عليك فقل: (وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته)

پہلا ادب:

جب آپ کسی مسلمان سے ملیں تو اسے سلام کہیں:"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ". اور اگر کوئی آپ سے پہلے سلام کرے تو جواب میں کہیں "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

جب آپ کسی مسلمان سے ملیں تو گفتگو کا آغاز سلام سے کریں۔

ملاقات دو طرح کی ہو سکتی ہے :

1. حقیقتاً(سامنے آمنے سامنے ملاقات)
2. عرفاً(میسج،خط، آڈیو،ویڈیو یا کسی اور وسیلے سے جیسے آج کل واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے رابطہ)

اگر کوئی پیغام یا میسج کے ذریعے سلام کرے تو اس کا جواب صرف بول کے دینا بھی جائز ہے،اور تحریری طور پر جواب دینا بھی درست ہے۔

شرعی نصوص :

قرآن مجید میں فرمایا :

فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً

(سورۃ النور:61)

"پس جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو اللہ کی طرف سے برکت والی اور پاکیزہ دعا کے ساتھ سلام کیا کرو۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

(سورۃ النساء:86)

"اور جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر انداز میں جواب دو، یا کم از کم ویسا ہی لوٹا دو۔"

احادیثِ نبویہ ﷺ :

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

"تم جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور تم مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے کرنے سے تم محبت کرنے لگو؟ سلام کو عام کرو۔"

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

"ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: اسلام میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کرنا، ان کو بھی جنہیں تم جانتے ہو اور ان کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے۔"

سلام کے آداب و تفصیلات:

- پہل کرنا افضل ہے، جبکہ جواب دینا واجب ہے۔
- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: مکمل سلام کہنا افضل ہے
- سلام بلند آواز سے کہا جائے تاکہ سننے والے کو واضح ہو۔
- سلام کرنے کے مستحقین:
  1. چھوٹا، بڑے کو سلام کرے۔
  2. پیدل چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
  3. تھوڑے لوگ، زیادہ کو سلام کریں۔
  4. سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
- مجلس میں آنے پر بھی سلام کیا جائے اور اٹھتے وقت بھی۔
- اگر کچھ دیر کے لیے بھی جدائی ہو جائے، تو دوبارہ ملنے پر سلام کیا جائے

آثار سلف:

- سیدنا عبد اللہ ابن عمر ؓ بازار میں سلام پھیلانے کی نیت سے جاتے تھے۔
- تابعی حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

السلام تطوع، والرد فريضة

"سلام کرنا سنت یا نفل عمل ہے، اور اس کا جواب دینا فرض و واجب ہے۔"

- امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

من سلّم فقد أكرمك، ومن لم يرد فقد أهانك

"جس نے تمہیں سلام کیا، اس نے تمہیں عزت دی۔ اور جس نے جواب نہ دیا، اس نے تمہاری توہین کی۔"

اہلِ کتاب سے سلام کا معاملہ :

اگر اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سلام کریں تو صرف "وعلیک" کہنا چاہیے، جیسا کہ نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

خواتین و مردوں کا باہمی سلام :

جب عورت مرد کو سلام کرے یا مرد عورت کو، تو یہ اس وقت جائز ہے جب فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر مرد و عورت محرم نہ ہوں، اور ان کے درمیان غیر شرعی قربت کا اندیشہ ہو، تو سلام کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ فتنہ کا سبب بن سکتا ہے۔ شیخ ابن عثیمینؒ نے اسے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے۔

البتہ اگر عورت کسی شیخ یا عالم سے علمی سوال کر رہی ہو، تو وہ سلام سے آغاز کرے گی، کیونکہ یہ شرعی ادب کا تقاضا ہے۔

فوائدِ سلام :

- سلام مسلمانوں کے درمیان ایک تحفہ ہے۔
- یہ سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکات کی دعا ہے۔
- یہ دعا ہر حال میں خیر و بھلائی کا ذریعہ ہے۔
- سلام سے محبت اور اخوت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ جنت کے راستے کی علامت ہے۔
- صحابہ کرامؓ کا عملی نمونہ اور سنتِ رسول ﷺ ہے۔

الثاني : إذا أردتَ الدّخول على أحد فاستأذن، واقفًا عن يمين الباب أو يساره، فإن أذن لك دخلت، وإن قيل لك: ارجع فارجع.

دوسرا ادب:

جب بھی کسی کے ہاں داخل ہونا ہو تو پہلے اجازت طلب کی جائے۔ دروازے کے دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو کر اجازت مانگی جائے۔ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو، اور اگر کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو لوٹ جانا واجب ہے۔

اجازت طلب کرنے کے تین بنیادی مسائل :

1. داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا ضروری ہے، خواہ گھر ہو یا کمرہ۔
2. اجازت لینے کا طریقہ مؤدبانہ اور باادب ہونا چاہیے
3. اجازت صرف جسمانی طور پر داخل ہونے تک محدود نہیں، بلکہ فون کال، میسج، یا دیگر ذرائع سے رابطہ کرنے میں بھی شامل ہے۔

قرآن کی رہنمائی :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

(سورۃ النور آیت 27)

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان گھر والوں کو سلام نہ کر لو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

"تَسْتَأْنِسُوا" کے متعلق مفسرِ قرآن شیخ عبد السلام بھٹویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایک لطیف سا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں: ایسا طریقہ اپنانا جس سے اجازت لی جا سکے۔

احادیثِ نبویہ ﷺ :

❁ ایک صحابیؓ نے سوال کیا: "کیا اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اجازت ضروری ہے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، تاکہ تم اپنی ماں یا بہن کو کسی ناپسندیدہ حالت میں نہ دیکھو۔"

بعض علماء نے یہاں تک فرمایا کہ بیوی کے پاس بھی اچانک داخل نہ ہو، بلکہ کسی نہ کسی طریقے سے اطلاع دی جائے، تاکہ وہ بھی خود کو آپ کے لیے مزین کر سکے۔

❁ سعد بن عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔

آپ ﷺ دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا:

"دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہو، کیونکہ اجازت مانگنے کا مقصد نظر کی حفاظت ہے۔"

(سنن ابی داؤد)

- نبی کریم ﷺ نے خاوند کو بھی رات کے وقت بیوی پر اچانک داخل ہونے سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

"اگر رات کو واپس آؤ تو صبح تک انتظار کرو، اور اگر کوئی ذریعہ ہو تو اطلاع دے دو۔"

- سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ، سیدنا عمرؓ کے پاس آئے، تین بار اجازت مانگی، اور جب جواب نہ ملا تو واپس چلے گئے۔ بعد میں جب سیدنا عمرؓ نے پوچھا تو انہوں نے کہا:

"میں نے یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے۔"

سیدنا عمرؓ نے گواہی مانگی تو سیدنا ابو سعید خدریؓ گواہ بنے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اجازت تین بار مانگی جائے، اگر اجازت دی جائے تو داخل ہو، ورنہ واپس چلے جاؤ۔" (بخاری و مسلم)

آثار سلف:

- سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے کھانس لیتے یا قدم کی آواز بلند کرتے، تاکہ اہلِ خانہ کو آگاہی ہو جائے۔۔
- بعض صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے: ہم اجازت طلب کرتے، اور اگر اجازت نہ ملتی تو لوٹ آتے، تاکہ اس خیر میں شریک ہو سکیں جس کا وعدہ اللہ نے فرمایا ہے:

وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو

(سورۃ بقرۃ آیت 216)

- امام بخاریؒ کا ایک شاگرد ان کے گھر آیا، اور دروازے پر کھڑے ہو کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ امام بخاریؒ نے پہچان کر اسے داخلے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

گھر کے اندر اجازت کا لحاظ:

- بچوں کو سکھایا جائے کہ والدین کے کمروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوں۔
- بہن بھائی بھی ایک دوسرے کے کمروں میں اجازت سے داخل ہوں۔

- اگر بچے بالغ ہوں تو والدین بھی بلا اجازت داخل نہ ہوں، ہاں اگر کوئی ضرورت ہو، جیسے نگرانی کی صورت میں، تو اس وقت بغیر اجازت جانا جائز ہے۔
- خادم کی بھی تربیت کی جائے کہ وہ بھی بغیر اجازت نہ آئیں۔
- گھر کے اندر کمروں میں داخل ہوتے وقت بھی اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔
- عرفی طور پر جیسے موبائل پر اطلاع دینا بھی شامل ہے۔
- وہ بچے جو ممیز (یعنی اچھے برے میں فرق کرنے والے) ہیں، وہ بھی اجازت طلب کریں گے۔

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(سورۃ النور آیت 59)

"اور جب تمہارے بچوں میں سے کوئی بلوغت کو پہنچ جائے تو وہ (بھی) اسی طرح اجازت لیں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت لیتے رہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔"

اجازت طلب کرتے وقت نام بتانا:

اگر دروازہ کھٹکھٹایا جائے یا کال کی جائے تو سامنے والے کو بتایا جائے کہ کون ہے۔

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر دستک دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کون؟"

جواب دیا: "میں"

آپ ﷺ نے فرمایا: "میں کون؟" یعنی تعجب کا اظہار کیا۔

فون کال میں بھی اپنا نام بتایا جائے، تاکہ دوسرے کو پریشانی نہ ہو۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ شخص آپ کو پہچانتا ہے، تو ٹھیک، ورنہ اسے اندازے میں نہ ڈالیں۔

تین بار کال کریں، اگر جواب نہ آئے تو انتظار کریں، اور اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا بہتر ہے۔

داخلے کے اوقات کا لحاظ:

قرآن نے دن کے تین اوقات کو خاص طور پر ذکر کیا ہے:

ظہر کے بعد، عشاء کے بعد اور رات کے وقت — ان اوقات میں داخل نہ ہو۔ دیگر اوقات میں ہر علاقے اور معاشرے کے عرف کے مطابق بھی وقت کا خیال رکھا جائے گا۔

فوائد:

- نگاہ کی پاکیزگی

- نجی زندگی کی حفاظت
- دلوں کی سلامتی
- باہمی عزت واحترام کا فروغ

الثالث: سم الله في ابتداء أكلك وشريك قائلًا: (بسم الله)، وكُل بيمينك، وكُلْ ممّا يليك، وإذا فرغتَ فالعق أصابعك، وقل: (الحمد لله).

تیسرا ادب:

جب بھی کھانے یا پینے لگو تو ابتدا میں "بسم اللہ" کہہ کر کھانا شروع کرو، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ کھانے سے فارغ ہو کر انگلیاں چاٹو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

قرآن مجید کی رہنمائی:

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

(سورۃ النحل:114)

"پس کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے، حلال اور پاکیزہ۔"

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

(سورۃ الأعراف:31)

"کھاؤ، پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:

سیدنا عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کھانے کے وقت آپ کے ساتھ بیٹھا۔ میں برتن میں ادھر اُدھر ہاتھ ڈالنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا غُلَامُ، سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "اے بچے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔"

کھانے سے پہلے کے آداب:

- کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے۔
- "بسم اللہ" کہہ کر کھانے کی ابتدا کی جائے۔ اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا بھول جائے، تو دورانِ کھانا یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ (ابو داؤد)

بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت:

- رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے روکا۔ اس نے کہا: "میں اسی سے کھاؤں گا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر کبھی اس کے سوا نہ کھا سکے"۔ پھر وہ شخص کبھی دائیں ہاتھ سے کھانے کے قابل نہ رہا۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، اس لیے اس سے پرہیز کرو۔"

مشترکہ کھانے کے آداب:

- اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہو، تو ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔
- اگر میز پر مختلف اشیاء ہوں تو عرف کے مطابق کسی اور کے سامنے رکھا کھانا لینے سے پہلے اس سے اجازت لی جائے۔

کھانے کا طریقہ:

- رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں (شہادت، درمیانی اور تیسری) سے کھاتے تھے۔
- عرف کے مطابق اگر چمچ سے کھایا جا رہا ہو تو چمچ سے کھانے میں حرج نہیں، خاص طور پر رسمی یا باادب ماحول میں۔
- غیر رسمی، گھریلو ماحول میں ہاتھ سے کھانے کو ترجیح دی جائے، اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔

کھانے کے بعد کے آداب:

- کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا سنت ہے۔
- اگر کچھ بچ جائے تو چاٹ لیا جائے یا کسی سے چٹوالیا جائے، جیسے میاں بیوی یا بچہ والدین سے۔

برکت وقناعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہیں معلوم نہیں کہ کس حصے میں برکت ہے"

فرمایا:

"مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں" (یعنی مومن کم کھاتا ہے، قناعت کرتا ہے)

فرمایا:

"دو افراد کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے، اور تین کا چار کے لیے"

اسراف سے بچنا:

ضرورت سے زیادہ لینا اور پھر ضائع کر دینا نعمت کی ناشکری ہے۔

کھانے کے بعد کی دعائیں:

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ ٱلْمُسْلِمِين

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں شامل کیا۔"

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي أَطْعَمَنَا هٰذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ

"تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ کھانا کھلایا، اور ہمیں یہ رزق دیا بغیر کسی طاقت اور قدرت کے جو میری اپنی ہو۔"

کھانے کھلانے والے کے لئے دعائیں:

کھانا کھلانے والے کو بھی دعائیں دینی چاہیے:

اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي

"اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا، تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا، تو اسے پلا۔"

فوائدِ طعام کے آداب:

- سنت کے مطابق کھانے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔
- سامنے سے کھانے سے دوسروں کے حق کا لحاظ ہوتا ہے۔
- ہاتھ دھونا صحت اور صفائی کا سبب ہے۔
- انگلیاں چاٹنے سے نعمت ضائع نہیں ہوتی۔
- اسراف سے بچنے سے نعمت کی قدر پیدا ہوتی ہے۔
- کھانے کے بعد شکر ادا کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔
- کھلانے والے کے لیے دعا باہمی محبت بڑھاتی ہے۔

الرّابع: تكلم بطيب القول في خير، واخفض صوتك، مُتمهلاً في حديثك، وأنصت لمن كلّمك، مُقبِلًا عليه، ولا تقاطعه، ولا تتقدم بين يدي الأكبر بالكلام۔

چوتھا ادب:

اچھے نرم نفع بخش کلام کرو، آہستہ آواز میں بات کرو، جلد بازی نہ کرو، کوئی بات کر رہا ہو تو توجہ سے سنو اور کسی کی بات نہ کاٹو اور بزرگوں سے پہلے بات نہ کرو۔

قرآنی آیات:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

"اور لوگوں سے اچھی بات کرو۔"(البقرہ:83)

وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ

"اور اپنی آواز کو نیچی رکھو۔"(لقمان:19)

إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ

"یقیناً سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔"(لقمان:19)

وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

"اور نبی کے سامنے بلند آواز سے بات نہ کرو۔"(الحجرات:2)

یہ آیت اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے ادب سے متعلق ہے، لیکن عمومی ہدایت بھی دیتی ہے کہ بڑوں کے سامنے بھی ایسے بات نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے ہمیں ادب سکھایا۔

رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل:

- جب کوئی شخص حضور ﷺ سے بات کرتا تو آپ ﷺ اپنا چہرہ اس کی طرف پورے طور پر کرتے اور مکمل توجہ سے سنتے۔
- سیدنا انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

"کوئی بڑھیا بھی اگر مدینہ کی کسی گلی میں آپ ﷺ کو بلا لیتی کہ میری بات سنیں، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر توجہ سے اس کی بات سنتے۔"

احادیث نبویہ ﷺ:

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے:

"مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَلَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَلَمْ يَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ، فَلَيْسَ مِنَّا"

"جو ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔"

بڑوں کی اقسام:

شیخ عصیمیؒ کے مطابق، بڑوں کی دو اقسام ہوتی ہیں:

1. اقدار میں بڑا (علم، تقویٰ، مقام)
2. عمر میں بڑا

دونوں کا احترام ضروری ہے، لیکن جس میں دونوں چیزیں جمع ہوں اس کا احترام سب سے زیادہ ہو گا پھر جو علم میں بڑا ہو، اس کا زیادہ خیال رکھا جائے۔

فوائد:

- لوگوں کے دل میں عزت بڑھتی ہے۔
- بڑوں اور علم والوں کی دعائیں ملتی ہیں۔
- معاشرے میں حسنِ اخلاق پھیلتا ہے۔
- عاجزی اور وقار پیدا ہوتا ہے۔

الخامس: إذا أتيتَ مَضْجعَك فتوضأ، ونَمْ على شقك الأيمن، واتلُ آية الكرسي مرَّةً، واجمع كفَّيك، واقرأ فيهما سورة الإخلاص والمعوذتين، وانفث فيهما، وامسح بهما ما استطعت من جسدك، تفعل ذلك ثلاثًا

پانچواں ادب:

جب سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو وضو کرو، پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ۔ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھو، پھر دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھو، ہر مرتبہ ہاتھوں میں پھونک مار کر جسم پر جہاں تک ممکن ہو پھیرو۔ یہ عمل تین مرتبہ دہراؤ۔

سنت:

رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے وضو فرمایا کرتے تھے۔

احادیث نبویہ ﷺ:

❁ براء بن عازبؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب بستر پر آؤ تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو:

اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"

"اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا، اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا، اور اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک دی، تیرے انعام کی امید اور تیرے عذاب کے خوف کے ساتھ۔ تجھ سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں، سوائے تیرے پاس۔ میں ایمان لایا تیرے اس کتاب پر جو تُو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جسے تُو نے بھیجا۔"

نیند کو شریعت میں عارضی موت کہا گیا ہے، اسی لیے سونے سے قبل یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے

❁ جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھے، اس کے بارے میں فرمایا:

"فَلَا يَزَالُ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ حَتَّى يُصْبِحَ"

"اللہ کی طرف سے ایک محافظ اس پر مقرر رہے گا، اور شیطان صبح تک اس کے قریب نہیں آئے گا۔"

سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس:

1. دونوں ہتھیلیاں جوڑیں۔
2. پہلے سورۃ الاخلاص، پھر الفلق، پھر الناس پڑھیں۔

3. ہر بار پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک مار کر جسم پر جہاں تک ہو سکے پھیریں۔
4. یہ عمل تین بار دہرائیں۔

سونے سے پہلے تسبیحات:

رسول اللہ ﷺ نے سونے سے پہلے یہ اذکار سکھائے:

1. **اللهُ أَكْبَرُ** 34 بار
2. **سُبْحَانَ اللهِ** 33 بار
3. **الْحَمْدُ لِلَّهِ** 33 بار

فوائد:

- دائیں پہلو پر سونا نبی ﷺ کی سنت ہے، یہ آرام دہ اور حفاظت کا سبب ہے۔
- آیت الکرسی پڑھنے سے اللہ کی حفاظت حاصل ہوتی ہے، اور شیطان دور رہتا ہے۔
- سورۃ الاخلاص، الفلق، اور الناس پڑھ کر جسم پر پھونک مارنا برائی اور شیطانی اثرات سے بچاتا ہے۔
- سونے سے پہلے مخصوص تسبیحات پڑھنا ذہنی سکون اور تھکن دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- یہ اذکار اور دعائیں نیند کو عارضی موت سمجھ کر موت کی تیاری اور اللہ پر توکل سکھاتی ہیں۔

السادس : إذا عطست فغط وجهك بيدك أو بثوبك، واحمد الله، فإن شمّتك أحدٌ فقال : (يرحمك الله)، فقل: (يهديكم الله ويصلح بالكم)

چھٹا ادب:

جب چھینک آئے تو چہرہ ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لو، اور 'الحمد للہ' کہو۔ جو تمہاری بات سنے وہ جواب میں 'یرحمك الله' کہے، اور پھر تم اس کو 'يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ' جواب دو

احادیث نبویہ ﷺ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إذا عطَسَ أحدُكم فليقلِ: الحمدُ للهِ، وليقلْ له أخوهُ أو صاحبُهُ: يرحمُك اللهُ، فإذا قالَ له: يرحمُك اللهُ، فليقلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (صحیح البخاری)

"جب تم میں سے کوئی چھینکے تو کہے: الحمدُ للہ، اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے: یرحمُك الله، پھر وہ جواب دے: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"

اس کے علاوہ کوئی اور دعائیں دینا ثابت نہیں۔

"كانَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إذا عطَسَ وضعَ يدَهُ أو ثوبَهُ على فِيهِ، وَخَفَضَ أو غَضَّ بِهَا صَوتَهُ" (جامع الترمذی)

"جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو آہستہ کر لیتے۔"

نماز کے دوران چھینک کا حکم:

نماز کے دوران اگر چھینک آئے تو 'الحمد للہ' کہنا بعض علماء کے نزدیک صحیح ہے کیونکہ یہ نماز کا حصہ سمجھا جاتا ہے، مگر 'یرحمک اللہ' کہنے کا جواب دینا اجماعاً جائز نہیں۔

متعدد چھینکیں:

اگر مسلسل تین یا اس سے زیادہ بار چھینک آئے تو یہ معمولی بات نہیں، بلکہ بیماری کی نشانی ہو سکتی ہے۔۔

"العُطاسُ منَ اللهِ، والتَّثاؤبُ منَ الشَّيطانِ" (صحیح البخاری)

"چھینک آنا اللہ کی طرف سے ہے، اور جمائی شیطان کی طرف سے۔"

ایک اور حدیث کے مطابق: "اگر تین سے زیادہ چھینک آئے تو وہ بیماری کی علامت ہے۔"

مجلس کے آداب:

مجلس میں چھینک آنے کے آداب یہ ہیں کہ:

- منہ پھیر لو، اگرچہ چہرہ پہلے ہی ڈھانپ رکھا ہو
- آواز کو زیادہ سے زیادہ آہستہ رکھنے کی کوشش کرو

فوائد:

- شیطان کا اثر دور رہتا ہے۔
- مجلس میں اخلاقی وقار قائم رہتا ہے (آواز دبی رکھنے سے)۔
- دعاؤں کا تبادلہ اخوت و محبت کو بڑھاتا ہے۔

السابع : رُدَّ التثاؤب ما استطعت وأمسك بيدك على فيك، ولا تقل : (آه آه)

ساتواں ادب:

جمائی کو جہاں تک ممکن ہو روکیں، اگر آجائے تو منہ پر ہاتھ رکھیں اور 'آآ' جیسی آوازیں نہ نکالیں۔

احادیث نبویہ ﷺ:

- جمائی کے وقت ہاتھ سے منہ ڈھانپنے کا حکم:

"إذا تثاءب أحدُكم فليُمسِكْ بيدِهِ، فإنَّ الشَّيطانَ يدخُلُ" (صحیح مسلم)

"جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا منہ ہاتھ سے ڈھانپ لے، کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔"

ہاتھ کا الٹا حصہ منہ پر رکھیں، کیونکہ یہ ادب کا اعلیٰ طریقہ ہے۔

- چھینک محبوب، جمائی ناپسند:

"إنَّ اللهَ يُحِبُّ العُطاسَ، ويكرَهُ التَّثاؤُبَ، فإذا تثاءبَ أحدُكم فليَرُدَّهُ ما استَطاعَ، فإنَّهُ إذا قالَ: ها، ضَحِكَ مِنهُ الشَّيطانُ" (صحیح البخاری)

"بیشک اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند۔
پس جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روک لے، کیونکہ اگر وہ 'آآ' کرے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔"

- نماز میں جمائی آئے:

"إذا تثاءبَ أحدُكم في الصَّلاةِ، فليُمسِكْ بيدِهِ، فإنَّ الشَّيطانَ يدخُلُ" (صحیح مسلم)

"جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو ہاتھ سے منہ ڈھانپ لے، کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہے۔"

آثار سلف:

- ابن سیرینؒ کی مجلس میں اگر کسی کو جمائی آتی تو وہ بندہ عمامہ یا چادر سے منہ لپیٹ لیتا تو فرماتے تھے: "یہ طالب علم کا ادب ہے۔"
- فضیل بن عیاضؒ کا قول: "كَثْرَةُ التَّثاؤُبِ فِي المَجالِسِ، مِنْ غَفْلَةِ القَلْبِ، والشَّيطانُ يَتَمَكَّنُ"
  "مجلس میں بار بار جمائی آنا دل کی غفلت کی علامت ہے، اور اس میں شیطان موقع پالیتا ہے۔"
- سفیان ثوریؒ کا قول: "إِنِّي لَأَسْتَحِي أَنْ يَضْحَكَ الشَّيْطانُ مِنِّي"
  "مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ شیطان میری وجہ سے ہنسے۔"

فوائد:

- جمائی روکنے سے غفلت کم ہوتی ہے اور طبیعت چاق وچوبند رہتی ہے۔
- زیادہ جمائیاں لینے والا دل کی بے پروائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

الثّامن: إذا انتهيت إلى مجلس فسلّم، واجلس حيث ينتهي المجلس، ولا تجلس بين الشّمس والظل، ولا تُفرّق بين اثنين إلّا بإذنهما، ولا تُقِم أحدًا من مجلسه، وأفسح لمن دخل، واذكر الله فيه، وأقله كفّارته فتقول: (سبحانك اللهم وبحمدك أشهد ألا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك)

آٹھواں ادب:

جب مجلس ختم کر لو تو اسے سلام کرو، اور وہاں بیٹھ جاؤ جہاں جگہ ہو، اور دھوپ اور سایہ کے درمیان مت بیٹھو۔ اور کوئی بھی دو گروہوں کو آپس میں الگ کرنا ہو تو اجازت ضروری ہے، اور کسی کو مجلس میں اس کی جگہ سے نہ ہٹاؤ۔ اور کوئی آئے تو اس کے لیے جگہ کشادہ کر دو۔ اللہ کا ذکر ضرور کرو اور آخر میں کفارہ پڑھو۔

احادیث نبویہ ﷺ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إذا دخل أحدُكم مجلسًا فليُسَلِّمْ، فإنْ بدا له أن يجلسَ فليجلِسْ، فإذا قامَ فليُسَلِّمْ، فليستِ الأولى بأحقَّ من الآخرةِ."

"جب تم میں سے کوئی مجلس میں داخل ہو تو سلام کرے، پھر اگر بیٹھنے کا ارادہ ہو تو بیٹھ جائے، اور جب اٹھے تو بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں۔"

ابن ماجہ کی روایت جس کی اسناد حسن ہیں اس میں دھوپ اور سایے کے درمیان بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔

فرمایا: **"لا يُفَرِّقُ بين اثنينِ إلا بإذنِهما"**

"دو افراد کے درمیان اجازت کے بغیر تفریق نہ کرو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما اجْتَمَعَ قَوْمٌ في مجلسٍ فتفرَّقُوا عنه ولم يذكرُوا اللهَ فيه إلّا كان مجلسُهم تِرَةً عليهم يومَ القيامةِ"

"جس مجلس میں لوگ اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھیں، وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے حسرت ہوگی۔"

ابن عمرؓ کہتے ہیں: ہم شمار کرتے کہ نبی ﷺ ایک مجلس میں 70 سے 100 بار استغفار کرتے۔

مجلس میں بیٹھنے کا ادب:

جہاں جگہ ملے، وہیں بیٹھ جاؤ۔

دوسروں کی جگہ پر نظریں نہ رکھو۔

آخر میں آئے ہو تو پیچھے بیٹھو۔ جمعہ کے دن کے متعلق فرمایا:

"مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ لَهُ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ"

"جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جائے، اس نے گویا جہنم کا راستہ اختیار کیا۔"

قرآنی حکم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا (سورۃ المجادلۃ، 11)

"اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کرو تو کشادہ ہو جاؤ۔"

جسمانی طور پر بھی اور دلی طور پر بھی مجلس میں وسعت پیدا کرو۔

مجلس کے آخر میں کفارہ:

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

"اے اللہ! تو پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"

آثار سلف:

- ابن عباسؓ: مجلس میں داخل ہوتے تو سلام کرتے اور کفارہ دعا پڑھتے۔
- سفیان الثوریؒ: مجلس میں اللہ کا ذکر کرنا اور صحیح طریقے سے بیٹھنا ضروری سمجھتے۔
- حسن بصریؒ: ہر ایک کا حق رائے و احترام رکھا جائے اور اللہ کا ذکر کیا جائے۔

فوائد:

- مجلس منظم اور باوقار رہتی ہے۔
- محبت اور سماجی روابط کو فروغ ملتا ہے۔

سوشل میڈیا گروپس اور فورمز میں بھی یہی اصول اپلائی ہوتے ہیں۔

التاسع : أعطِ الطّريق حقَّه، فغُضَّ بصرك، وكُف الأذى، ورُدّ السّلام ، وأمر بالمعروف، وانه عن المنكر

نواں ادب:

راستے کو اس کا حق دو، نگاہیں نیچی رکھو، کسی کو نقصان نہ دو۔ اگر کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کا جواب دو۔ خیر کی بات کا حکم دو اور برائی سے روکنے والا بنو۔

قرآن میں تعلیم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

(اے نبیؐ) ایمان والے مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں

(سورۃ النور آیت 30)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

اور (اے نبیؐ) ایمان والی عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں

(سورۃ النور آیت 31)

احادیث نبویہ ﷺ:

- سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: راستوں پر مجالس کرنے سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہمیں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: راستے پر آنے والے کا حق دو۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے سے کانٹے یا پتھر ہٹانا بھی ایمان کے شعبوں میں شمار فرمایا ہے۔

آثار صحابہ کرام:

- سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اگر راستے میں کوئی چیز پڑی ہوتی تو وہ اسے اٹھا دیتے اور کہتے کہ یہ ایمان ہے۔

راستے کا حق:

- نگاہیں جھکی رکھیں، دوسروں کو تکلیف نہ دیں۔
- اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دو۔
- خیر کی بات کا حکم دو اور برائی سے روکو۔

- راستہ کاٹ کر بیٹھنے سے اجتناب کرو، تاکہ دوسروں کو مشکلات نہ ہوں۔
- راستہ خراب نہ کرو، گندگی نہ پھیلاؤ۔
- اگر راستے میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو تو اسے ہٹادو۔
- کنارے پر چلنے کی کوشش کرو۔
- ٹریفک سگنل اور ہارن کا مناسب استعمال بھی راستے کے آداب میں شامل ہیں۔

فوائد:

- راستے کو صاف اور آزاد رکھنا ایمان کی علامت ہے۔
- نگاہیں نیچی رکھنا گناہوں سے بچاتا ہے۔
- سلام کا جواب دینا حسنِ اخلاق ہے۔
- برائی روکنے اور خیر کی تبلیغ کرنا معاشرے کی بھلائی ہے۔
- راستے میں رکاوٹیں ہٹانا دوسروں کی مدد اور محبت ہے۔
- راستے کا حق دینا دوسروں کے حقوق کا احترام ہے۔
- ٹریفک اور دیگر قوانین کا خیال رکھنا معاشرتی نظم کو قائم رکھتا ہے۔
- راستے پر بیٹھ کر دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا اخلاقی ذمہ داری ہے۔

العاشر: الْبَس الجميل منَ الثّياب وأفضلها الأبيض، ولا يُجاوِز كعبيك سفلا، وابدأ بيمينك لبسا، وبشمالك خَلْعًا

دسواں ادب:

سب سے بہترین لباس سفید ہوتا ہے، مردوں کا لباس ٹخنوں سے نیچے نہ ہو اور عورتوں کا ٹخنوں سے نیچے ہو، دائیں جانب سے پہنو اور بائیں جانب سے اتارو۔

احادیث نبویہ ﷺ:

- ایک شخص آیا تو پرانا پھٹا ہوا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کو کہا گیا: "جاؤ بدل کر آؤ، تم پر اللہ کی نعمت کا اثر نظر آنا چاہیے۔"
- سب سے بہتر سفید لباس ہے۔ فرمایا: " مردوں کو بھی سفید لباس میں دفن کیا جائے۔"

لباس پہننے کی دعا:

"بِسْمِ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ"

"اللہ کے نام سے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے اس کی قدرت اور طاقت کے بغیر رزق دیا۔"

قواعد:

- مردوں کا لباس ٹخنوں سے اوپر ہو۔
- عورتوں کا لباس ٹخنوں سے نیچے ہو۔
- مردوں کے لیے ریشم و سونا پہننا جائز نہیں۔
- عورتیں پہن سکتی ہیں لیکن نامحرم کے لیے نہ ہو۔
- عورتیں چست و تنگ لباس اپنے خاوند کے علاوہ کسی کے پاس نہ پہنیں۔

حدیث:

"قیامت کے قریب عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ وہ ننگی ہوں گی حالانکہ لباس پہن رکھا ہو گا۔"

- اگر رنگ خاص ہو جائیں تو مردوں اور عورتوں میں تقسیم کیے جائیں گے۔ اسی طرح کپڑے کا حکم ہے۔
- غیر مسلموں کا ایسا لباس جو ان کی پہچان بن گیا ہو، پہننے کی اجازت نہیں ہے، جیسے مرد نارنجی رنگ کے کپڑے نہیں پہن سکتے کیونکہ یہ ہندو پنڈتوں اور صوفیاء وغیرہ کا لباس بن چکا ہے۔ا

حدیث:

"تکبر کی نیت سے کپڑا نیچے کیا تو اللہ رحمت کی نظر سے دیکھے گا بھی نہیں قیامت کے دن۔"

- دائیں جانب سے پہنیں اور بائیں جانب سے اتاریں۔ جوتے کا ادب اس کے الٹ ہے۔

- سادہ وصاف ستھرا لباس ہو۔
- اللہ کی نعمت کا اثر آپ کے لباس میں ظاہر ہونا چاہیے، اور اس میں کنجوسی نہ کریں۔
- اگر کسی کے پاس میسر ہو اور وہ نہ پہنے تو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہوتی ہے۔ اس بات میں خیر ہے کہ اچھے کپڑے پہنے جائیں۔
- اپنی قوم اور علاقے کا ایسا لباس جو خلاف شرع نہ ہو پہننا ہی سنت نبوی ہے۔
- طالب علم اور علماء کا حلیہ اور لباس اگر مخصوص ہو جائے تو وہی پہننا چاہیے۔

لباس شہرت کی ممانعت:

جو قوم میں لباس موجود نہیں ہے اور آپ اس لیے پہنیں تاکہ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں، اس سے منع کیا گیا ہے۔ حدیث ہے:

"من لبس ثوب شهرة في الدنيا، ألبسه الله ثوب مذلة يوم القيامة، ثم ألهب فيه نارا"

"جو شخص دنیا میں نمائش اور شہرت کا لباس پہنے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسے ذلت ورسوائی کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔"

فوائد:

- سفید لباس پاکیزگی اور صفائی کی علامت ہے۔
- لباس میں سادگی اور صفائی اللہ کی نعمت کا شکریہ ظاہر کرتی ہے۔
- اچھے اور مناسب لباس پہننا خود اعتمادی اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔
- لباس کا ادب دین کی پیروی اور حسنِ اخلاق کا حصہ ہے۔
- غیر مسلموں کے مخصوص لباس سے پرہیز کرنا اپنی پہچان اور دین کی حفاظت کے لیے اہم ہے۔

تمت بحمد الله